دجال کا شخصی خاکہ

(3)امریکا:

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ امریکا دجال ہے۔ کیونکہ دجال کی ایک آنکھ ہوگی اور امریکا کی بھی ایک آنکھ ہے۔ اس کی مادیت کی آنکھ کھلی جبکہ روحانیت کی آنکھ چوپٹ ہے۔ وہ مسلمانوں کو ایک آنکھ سے اور غیر مسلموں کو دوسری سے دیکھتا ہے۔ اس کو اپنے فائدے کی چیز نظر آتی ہے، دوسرے کے نقصان سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ اس کی کرنسی پر ایک آنکھ بنی ہوئی ہے...... دجالی آنکھ...... جو شیطانی تکون کے اوپر پراسرار علامات کے بیچ میں ہے۔ اس کی سرزمین پر دجالی تہذیب جنم لے چکی ہے اور پروان چڑھ رہی ہے، مادی طاقتوں پر غیر معمولی اقتدار کی بدولت وہ ''نیو ورلڈ آرڈر'' کے ذریعے دنیا میں دجالی نظام برپا کرنا چاہتا ہے۔ اس کے ایک صدر (جو جوتا کھا کر رخصت ہوا) کا بیان ریکارڈ پر ہے: ''مجھے خدا کی طرف سے براہِ راست ہدایات ملتی ہیں۔'' یہ تو دعوائے نبوت کے مترادف ہے اور دجال پہلے ایسا ہی دعویٰ کرے گا۔ صدر صاحب موصوف یہ بھی فرما چکے ہیں: ''ہم تمہیں پتھروں کے دور میں بھیج دیں گے۔'' یہ فرعونی لہجہ تو دعوائے خدائی کے ہم معنی ہے اور دجال آخر میں خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ دجالیت دراصل جھوٹی خدائی کا دوسرا نام ہے...... وغیرہ وغیرہ۔

جو حضرات اس رائے کو اہمیت دیتے ہیں وہ دو طرح کے ہیں: (1) کچھ تو احادیث کا علم نہ ہونے اور غلط فہمی کی بنا پر ایسا سمجھتے ہیں۔ ان کے پیش نظر کوئی غلط مقصد نہیں۔ یہ لوگ معذور ہیں۔ (2) کچھ جان بوجھ کر کسی خاص مقصد (مثلاً یہودیت کی خدمت اور مسلمانوں کو دجالی فتنے سے بے خبر رکھ کر دجال کی راہ ہموار کرنے) کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ یہ خود دجال ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ الدجال الاکبر سے پہلے تیس چھوٹے دجال نکلیں گے۔ ایک حدیث میں تو ستر سے کچھ اوپر دجالوں کا ذکر ہے۔ دونوں باتیں اور دونوں اعداد اپنی جگہ درست ہیں۔ کچھ دجال بی کیٹگری کے ہوں گے کچھ سی کیٹگری کے۔ پہلے تیس ہوں گے۔ دوسری قسم ستر سے کچھ اوپر ہوگی۔ احادیث کو جس نے سرسری نظر سے بھی دیکھا ہے اسے یقین ہے کہ دجال کوئی ملک نہیں، ایک متعین شخص ہے جس کو انسانوں کی آزمائش کے لیے غیر معمولی صلاحیت اور طاقتیں دی گئی ہیں لیکن وہ ان کو ہمیشہ غلط مقاصد کے لیے استعمال کرے گا۔ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ دجال اور دجالیت پر اپنی مشہور کتاب ''معرکۂ ایمان ومادیت'' کے صفحہ 135 پر فرماتے ہیں:

''جن احادیث میں دجال کا ذکر آیا ہے اور اس کے اوصاف وعلامات بیان کیے گئے ہیں، وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں، ان میں اس بات کی صاف وضاحت ہے کہ وہ ایک معین شخص ہوگا جس کے کچھ معین صفات ہوں گے۔ وہ ایک خاص اور معین زمانہ میں ظاہر ہوگا (جس کی صحیح تاریخ اور وقت سے ہم کو آگاہ نہیں کیا گیا ہے) نیز ایک معین قوم میں ظاہر ہوگا جو یہود ہیں۔ اس لیے ان تمام وضاحتوں کی موجودگی میں نہ اس کے انکار کی گنجائش ہے نہ ضرورت۔ احادیث میں اس کا بھی تعین کر دیا گیا ہے کہ وہ فلسطین میں ظاہر ہوگا اور وہاں اس کو عروج وغلبہ حاصل ہوگا۔ درحقیقت فلسطین وہ آخری اسٹیج ہے جہاں ایمان ومادیت اور حق وباطل کی یہ کشمکش جاری ہے اور منظر عام پر آنے والی ہے۔ ایک طرف اخلاقی اور قانونی حقوق رکھنے والی قوم ہے جن کا سب سے بڑا ہتھیار اور سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ دین اور دعوت الی اللہ کے حامل ہیں اور انسانیت کی فلاح اور مساوات کے داعی ہیں۔ دوسری طرف وہ قوم ہے جو ایک خاص نسل اور خون کے تقدس وبرتری کی قائل ہے اور پورے عالم اور انسانیت کے سارے وسائل کو اس نسل اور عنصر کے اقتدار وسیادت کے اندر لے آنا چاہتی ہے اور فنی صلاحیتوں اور علوم طبعیہ کے وسائل وذرائع کا بہت بڑا ذخیرہ اس کو حاصل ہے۔ انسانیت کے اس حقیقی اور فیصلہ کن معرکے کے آثار مشرق عربی اور مشرق اسلامی کے افق پر اب ظاہر ہو چکے ہیں اور حالات وواقعات وہ مناسب فضا

دجال کا شخصی خاکہ

اور ماحول تیار کر رہے ہیں جس میں یہ کہانی اپنے سچے کرداروں کے ساتھ دہرائی جائے گی۔‘‘

اس عبارت کو غور سے پڑھا جائے تو مضمون کے شروع میں دیے گئے تینوں سوالات کے جوابات آجاتے ہیں (دجال کون ہے؟ کہاں ہے؟ کب برآمد ہوگا؟) لیکن ہم ان تینوں کی تشریح نہیں کرتے۔ فی الحال ہم پہلے سوال پر چل رہے ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اگرچہ امریکا کی دجالی خصوصیات میں شک نہیں لیکن وہ دجال نہیں، البتہ امریکا کی تہذیب جو سراسر مادیت پرستی پر قائم ہے، دجالی تہذیب ضرور ہے۔ بلکہ دجال اپنے ظہور کے بعد جو کام دنیا میں کرے گا، امریکی استعمار یہود کے ورغلانے سے (دجال کو سچا نجات دھندہ سمجھ کر) اس کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ دجال کو حقیقی آسمانی خدائی کے مقابلے میں فرضی زمینی خدائی کے لیے جو وسائل درکار ہیں، امریکا بلکہ پورا مغرب انہیں مہیا کرنے کے لیے دن رات سائنسی تحقیقات میں لگا ہوا ہے اور یہودی سائنس دانوں کے ساتھ مل کر نت نئی محیر العقول چیزیں ایجاد کر کے اس کی عالمی حکومت کی بنیادیں مضبوط کرنے میں اپنا سارا زور صرف کر رہا ہے۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود امریکا دجال نہیں۔ کیونکہ دجال کسی ملک یا حکومت کا نام نہیں، ایک متعین شخص کا نام ہے۔

آیئے! ذرا ایک نظر ان احادیث پر جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ الدجال الاکبر (مسیح کاذب) ایک مخصوص حلیہ رکھنے والا انسان ہوگا:

☆......’’وہ (الدجال، مسیحِ کاذب) ایک نوجوان مرد ہوگا۔ اس کے بال چھوٹے اور گھنگھریالے ہوں گے اور وہ ایک آنکھ سے نابینا (کانا) ہوگا۔‘‘ (صحیح مسلم، 7015)

☆......رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ وہ کعبے کا طواف کر رہے ہیں کہ اس دوران انہیں دجال دکھایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’وہ بھاری بھرکم جسم، سرخ رنگت، گھنگھریالے بال اور ایک آنکھ سے نابینا ہے۔ اس کی آنکھ لٹکے ہوئے انگور کے دانے جیسی ہے۔‘‘ (صحیح بخاری 9.242)

☆......’’اس کی پیشانی پر لفظ کافر لکھا ہوگا اور ہر اہلِ ایمان چاہے خواندہ ہوگا یا ناخواندہ وہ اس لفظ کو پڑھ سکے گا۔‘‘ (مسند احمد 3-368\367)

مذکورہ بالا احادیث صراحت کے ساتھ المسیح الدجال کے خدوخال اور شخصیت پیش کرتی ہیں، ان کے مطابق: الدجال ایک نوجوان ہوگا۔ وہ تنومند اور بھاری بھرکم ہوگا۔ اس کا رنگ سرخ ہوگا۔ اس کے بال گھنگھریالے اور بہت چھوٹے (کٹے ہوئے) ہوں گے۔ اس کی دونوں آنکھوں میں عیب ہوگا۔ وہ ایک آنکھ سے اندھا ہوگا۔ اس کی دوسری آنکھ اس طرح ہوگی جیسے انگور کا لٹکتا ہوا دانہ۔ اس کی پیشانی پر دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ’’کافر‘‘ لکھا ہوگا (نیٹو کے جو ٹینک خلیج کی جنگ اور کوسووو کی جنگ میں استعمال ہوئے ان پر لفظ Kofr لکھا ہوا تھا) ہر ایمان والا چاہے پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ......لیکن وہ ’’کافر‘‘ کا لفظ اس کی پیشانی پر لکھا پڑھ لیں گے، جبکہ کافر آکسفورڈ کا گریجویٹ ہو یا ہارورڈ کا ماسٹر، وہ یہ لفظ نہیں پڑھ سکیں گے۔ اسے ایمان کی برکت اور کفر ونفاق کی نحوست کے علاوہ اور کیا نام دیں؟ جو جتنا زیادہ عصری تعلیم یافتہ ہوگا وہ اتنا ہی اس کے چنگل میں پھنسے گا۔ کیونکہ عصری تعلیم عقلیت پسندی سکھاتی ہے۔ جو جتنا سیدھا سادہ واجبی دینی تعلیم والا مومن ہوگا وہ اس سے اتنا ہی محفوظ رہے گا کیونکہ دینی تعلیم عقلیت کے پار دیکھنے کی صلاحیت پیدا کرتی اور روحانیت سکھاتی ہے۔ اب یہ لفظ تجریدی انداز میں لکھا ہوگا یا قابل ادراک انداز میں؟ اس کو خدا ہی بہتر جانتا

دجال کا شخصی خاکہ

ہے۔ہمیں اس تجسس میں پڑنے کے بجائے اس کی فکر کرنی چاہیے کہ ہم اس کے فتنے سے محفوظ رہیں اور وہ ہمارا ایمان گدلا نہ سکے۔اس کا طریقہ ہمارے سچے خیر خواہ، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے اور اس سلسلے کے آخری مضمون میں اس کی تفصیل آرہی ہے۔

بات دور ہوتی چلی گئی۔ بحث یہ ہو رہی تھی کہ دجال کسی ملک یا تہذیب کا نام نہیں۔یقینی طور پر ایک انسان کا نام ہے جو کچھ اضافی صلاحیتوں اور حیوانی جبلتوں کا مالک ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی آزمائش کے لیے عام انسانوں کی سمجھ میں نہ آنے والی کچھ قوتیں عطا کی ہوں گی جن کی بنا پر وہ اس کے دھوکے میں آجائیں گے۔ان کو آیات واحادیث کے ذریعے یقین دلایا گیا ہوگا کہ یہ جھوٹا خدا ہے۔سراپا شر ہے۔اس کے شعبدے دیکھ کر ایمان خراب نہ کرو لیکن وہ ایمان کی کمزوری، اہلِ علم سے دوری اور مغرب کی مادہ پرست اور شہوت پرست تہذیب سے متاثر ہونے کی بنا پر اس دھوکا باز کی جھوٹی دلیلوں کے سحر میں آجائیں گے۔

”جب سے اللہ نے ذریتِ آدم کو پیدا کیا، دنیا میں کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑا نہیں ہوا اور اللہ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں آخری نبی ہوں اور تم بہترین اُمت (اس لیے) وہ لامحالہ تمہارے ہی اندر نکلے گا۔اگر وہ میری موجودگی (زندگی) میں نکلا تو ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ کرنے والا میں ہوں، اور اگر میرے بعد نکلا تو ہر مسلمان اپنا دفاع خود کرے گا۔اور اللہ ہر مسلمان کا محافظ ونگہبان ہوگا۔وہ شام وعراق کے درمیان ایک راستہ پر نمودار ہوگا، پس وہ دائیں بائیں (ہر طرف) فساد پھیلائے گا، اے اللہ کے بندو! تم اس وقت ثابت قدم رہنا۔میں تمہارے سامنے اس کی وہ علامات بیان کیے دیتا ہوں، جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کیں۔وہ سب سے پہلے تو یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، پھر یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، (مگر اسے دیکھنے والے کو پہلی ہی نظر میں ایسی تین چیزیں نظر آجائیں گی جن سے اس کے دعوے کی تکذیب کی جاسکتی ہے۔(1) ایک تو یہ کہ وہ آنکھوں سے نظر آرہا ہوگا) حالانکہ تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے (تو اس کا نظر آنا ہی اس بات کی دلیل ہوگا کہ وہ رب نہیں) اور (2) دوسری یہ کہ) وہ کانا ہوگا، حالانکہ تمہارا رب کانا نہیں، (3) تیسری یہ کہ) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا جو ہر مومن پڑھ لے گا، خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔“

یہ تو سیدھی سادی بات ہوئی کہ دجال جناتی قوتوں کا حامل ایک نیم انسانی نیم جناتی قسم کی آزمائشی مخلوق ہے۔

””پس مسلمان شام کے ”جبل دخان“ کی طرف بھاگ جائیں گے۔اور دجال وہاں آکر ان کا محاصرہ کر لے گا۔یہ محاصرہ بہت سخت ہوگا اور ان کو سخت مشقت میں ڈال دے گا۔پھر فجر کے وقت عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔وہ مسلمانوں سے کہیں گے: ”اس خبیث کذاب کی طرف نکلنے سے تمہارے لیے کیا چیز مانع ہے؟ مسلمان کہیں گے کہ یہ شخص جن ہے لہٰذا اس کا مقابلہ مشکل ہے۔“

شارحینِ حدیث کا فرمانا ہے کہ دجال کی شعبدہ بازی اور مسمریزم وغیرہ کو دیکھ کر شاید بعض مسلمانوں کو اس کے جن ہونے کا گمان ہو یا ممکن ہے مسلمان یہ بات بطورِ تشبیہ کے کہیں کہ اس کی حرکتیں اور ایذا رسانیاں جنات کی طرح ہیں۔

اگر بالفرض دورِ حاضر میں یہودی سائنس دانوں کی ہوشربا ایجادات اور محیر العقول تجربوں کے تناظر میں دجالی شخصیت کو دیکھنا چاہیں تو دجال کی تصویر کچھ یوں بنتی دکھائی

دجال کا شخصی خاکہ

دیتی ہے: ایک ایسا آدمی جو مختلف شعبوں میں محیر العقول مہارت کا حامل ہو۔ جو سپر مین قسم کا آدمی ہے۔ جو بیک وقت انجینئر، ڈاکٹر، سائنس دان، سیاست دان، شاعر، مقرر سب کچھ ہے۔ جس کے لیے ناممکن کوئی چیز نہیں۔ ہر چیز کو وہ اپنی دسترس میں لے سکتا ہے۔ اگر جدیدیت سے متاثر کوئی شخص پوچھے: آخر یہ کیسے ممکن ہوگا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آج کل یہ پوری طرح ممکن ہو چکا ہے کہ ایک انسانی دماغ کی پوری میموری، کمپیوٹر میں فیڈ کر دی جائے۔ آکسفورڈ کی پروفیسر گرین فیلڈ نے آج سے دس سال پہلے سائنس دانوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا: ''اب ہم اس قابل ہیں کہ ایک انسان کی پوری یادداشت (میموری) کو کمپیوٹر پر ڈاؤن لوڈ کرلیں جو تقریباً 100 ٹریلین خلیوں (Cells) پر مشتمل ہوتی ہے اور جن میں 100 بلین خلیے گفتگو کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔'' (وی رچرڈ ملیے، لیکچر بی بی سی ا، یکم دسمبر 1999ء) ذرا سوچیے! آج دس سال بعد وہ اس منصوبے میں کہاں تک پہنچ گئے ہوں گے؟

ایک طاقت ور ممکنہ حقیقت جس کا انکشاف ڈاکٹر سوسن نے نہیں کیا، یہ ہے کہ عمل معکوس (Reverse Action) زیادہ آسان ہے۔ عمل معکوس یہ ہے کہ میموری کسی کمپیوٹر سے انسانی ذہن کو اپ لوڈ کی جائے۔ اس صلاحیت کے ساتھ کانٹ چھانٹ، حذف کرنے اور مہارتوں کو نمایاں کرنے کی قوت بھی آتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک پی ایچ ڈی انجینئرنگ رکھنے والے آدمی یا کسی ممتاز انجینئر کی یادداشت (میموری) کے ساتھ ایک بہترین سرجن اور سائنس دان کی یادداشت بھی اپ لوڈ کر دی جائے تو ایک سپر مین کی تخلیق کا راستہ ہموار ہو جائے گا۔ ایک ایسا آدمی جو سب شعبوں میں مہارت رکھتا ہوگا۔ بہترین انجینئر، سائنس دان، سرجن، سیاست دان، عالم، مقرر، شاعر، منصوبہ ساز، مینجمنٹ کا ماہر..... نیو ورلڈ آرڈر کا مثالی آدمی ...... بنی داؤد کا عالمی بادشاہ، الدجال الاکبر، الملعون الاعظم۔

مغرب کی تجربہ گاہوں میں اس پر دن رات کام جاری ہے۔ آپ ذرا تصور کریں انسان کی شخصیت اس کی یادداشت ہی تو ہوتی ہے۔ اگر یہ یادداشت کسی سے چرالی جائے تو وہ...... وہ نہیں رہے گا جو وہ تھا۔ اسی طرح اگر ایک فرد کی یادداشت دوسرے فرد کو منتقل کر دی جائے تو وہ...... وہ شخص بن جائے گا جس کی یادداشت چرالی گئی تھی۔ اس طریقے سے میموری کو زندہ رکھ کر انسان کو جامع مانع اور دائمی بنایا جا سکتا ہے۔ دجال وقتی طور پر غیر فانی لگے گا۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اتنا حقیر، پست اور ذلیل ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کو اور اس زمانے کے اہلِ ایمان مقربین کو اس کی کچھ پروانہ ہوگی۔ جیسا کہ یہودی سائنس دانوں کو فرضی سپر مین بنانے کے وسائل مہیا ہونے کی اللہ ربّ العالمین کو کوئی پروا نہیں۔ سائنس کے میدان میں ان کی ساری ترت پھرت کے باوجود ان پر ذلت وخواری کی مہر ان کو راستہ نہیں دے رہی ہے۔

shared by: www.alkalam.pk
کتاب: دجال مصنف: مفتی ابولبابہ شاہ منصور